

امیرالمؤمنین علی علیہ السلام کی محل ولادت اور کرامات جلی

<?xml encoding="UTF-8">

محل ولادت اور کرامات جلی امیرالمؤمنین علی علیہ السلام

امیرالمؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام مکہ مکرمہ میں بروز جمعہ ، تیرہ رجب سن تیس عام الفیل کوخانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی شخص بھی بیت اللہ میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی عظمت وجلالت اور منزلت کا خصوصی مقام ہے۔ (۱)

صاحب بحر نے یزید بن قعنب کی روایت بیان کی ہے ، جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں، عباس بن عبد المطلب اور عبدالعزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا ۔ وہاں حضرت امیر المومنین کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت اسد تشریف لائیں۔ (آپ کے دن پورے ہوچکے تھے) جب آپ کو درد زہ شروع ہوا توآپ نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا:

”رب انی مؤمنة بك و بما جاء من عندك من رسل و كتب وانی مصدقة بكلام جدی ابراهيم الخليل فبحق الذي بنى هذا البيت وبحق المولود الذي فى بطنى لمايسرت على ولادتي

بارالہا! میں تجھ پر ایمان رکھتی ہوںاور تو نے جو رسول (علیہم السلام) بھیجے اور جو کتابیں نازل کی ہیں ان پر ایمان رکھتی ہوں ، میں اس گھر کی بنیاد رکھنے والے اپنے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کلام کی تصدیق کرتی ہوں اور اپنے شکم میں موجودبچہ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں مجھ پر اس کی ولادت کو آسان فرما۔

یزید کہتا ہے کہ ہم نے دیکھا کہ دیوار کعبہ شق ہوئی اور جناب فاطمہ بیت اللہ میں داخل ہو گئیاور ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئیں، دیوار کا شگاف آپس میں مل گیا۔ ہم نے کوشش کی کہ دروازے پر لگا تالا کھولیں لیکن وہ نہ کھل سکا تو ہم نے سوچا کہ یقیناً خدا کا یہی حکم ہے ۔

تین ر روز بعد فاطمہ(ع) باہر تشریف لائیں تو آپ نے حضرت امیر المومنین کو اٹھایا ہوا ہے، آپ فرماتی ہیں: جب میں بیت اللہ سے باہر نکلنے لگی تو ہاتف غیبی کی جانب سے یہ آواز بلند ہوئی اے فاطمہ(ع) اس کا نام علی (ع) رکھنا ۔ (۲)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت اسد فرماتی ہیں:

خداوندعالم نے مجھے پہلی تمام خواتین پر فضیلت عطا فرمائی کیونکہ آسیہ بنت مزاحم، اللہ تعالیٰ کی عبادت چھپ کر وہاں کیا کرتیں تھیں جہاں اللہ تعالیٰ اضطراری حالت کے علاوہ عبادت کو پسند نہیں کرتا اور مریم بنت عمران کھجور کی شاخوں کو اپنے ہاتھوں سے نیچے کرتیتا کہ اس سے خشک کھجوریں تناول کر سکیں جبکہ میں بیت اللہ میں جنت کے پھل تناول کرتی رہی اور جب میں نے بیت اللہ سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو ہاتف غیبی کی آواز آئی ۔

اے فاطمہ اسکا نام علی(ع) رکھنا کیونکہ یہ علی(ع) ہے اور اللہ علی الاعلیٰ ہے مزید فرمایا اسکا نام میرے نام سے نکلا ہے میں نے اسے اپنا ادب عطا کیا ہے اور اپنے پوشیدہ علوم سے آگاہ کیا ہے یہی میرے گھر میں موجود بتوں کو توڑے گا ،اس کی محبت اور اطاعت کرنے والا خوش بخت ہے اوراس سے بغض رکھنے اور نافرمانی کرنیوالے کے لئے لعنت اور بدبختی ہے(۳)

سید حمیری، حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ولدته فی حرمِ اِلا له و اٰمنه
والبيت حيث فناءه والمسجدُ
بيضاء طاهرة الثياب كريمة
طابت وطاب وليدها والمولدُ
فی ليلة غابت نحوس نجومها
وبدت مع القمر المنير الاسعدُ
ما لُفَّ فی خرق القوابل مثله
الا ابن آمنة النبي محمد (٤)

صرف اس خاتون نے حرم الہی اور جائے امن میں اسے پیدا کیا اور بیت اللہ اور مسجد اس کے آنگن کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ چمکدار لباس، پاکیزگی سے مزیں اور شرافت والی ہے۔ یہ ایک ایسی رات تھی جب نحس ستارے چھپ گئے اور قمر منے کے ساتھ یہ نے ک اور سعید ستارہ نمودار ہوا، وہ پاک ہے اس کا مولود بھی پاک ہے اور اس کی جائے ولادت بھی پاک ہے اس جیسے (نجیب) کو قنڈاق نہیں کیا جا سکتا مگر آمنہ کے لال نبی احمد (ص) کے ہاتھ سے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ بنت اسد علیہا السلام سے فرمایا:
اس کو میرے بستر کے قریب رہنے دیا کرو۔ اکثر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کی تربیت کے فرائض انجام دیتے، نہلانے کے وقت ان کو نہلاتے، بھوک کے وقت دودھ پلاتے، نیند کے وقت جھولا جھلاتے اور بیداری کے وقت ان کو لوریاں سناتے تھے۔ اپنے سینے اور کندھوں پر سوار کر کے فرمایا کرتے تھے۔ یہ میرا بھائی، ولی، مددگار، وصی، خزانہ اور قلعہ ہے۔ (٥)

مستدرک میں حاکم کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات موجود ہیں کہ جناب فاطمہ بنت اسد نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو خانہ کعبہ میں جنا۔ (٦)
کتاب نور الابصار میں اس طرح ذکر ہوا ہے : حضرت علی علیہ السلام مکہ میں خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ ایک قول کے مطابق آپ کی ولادت ۱۳ رجب، ۳۰ عام الفیل، بروز جمعہ ہوئی یعنی ہجرت سے ۲۳ سال پہلے اور بعض مؤرخین کے مطابق ۲۵ سال پہلے یعنی بعثت سے ۱۲ سال پہلے اور بعض کہتے ہیں کہ بعثت سے ۱۰ سال پہلے پیدا ہوئے اور آپ سے پہلے کوئی بھی بیت اللہ میں پیدا نہیں ہوا۔ (٧)

امتیازات اور خصائص

اسم گرامی :

اخطب خوارزم کہتے ہیں کہ آپ کا مشہور نام (حضرت) علی (ع) ہے اور آپ کے ناموں میں اسد اور حیدر کا بھی ذکر ہوا ہے کیونکہ حضرت علی علیہ السلام خود فرماتے ہیں ۔

”سمتی اُمی حیدرہ“

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

اور اشعار میں بھی اس کا ذکر ہے:

اسد ا لا له و سيفه و قنا ته کا لظفر يوم صياله و الناب
جاء النداء من السماء و سيفه بدم الکماة يلجُ فی التسکاب

لاسيف الا ذوالفقار و لافتيّ الا عليّ هازم الا حزاب

یہ اللہ کا شہر ہے اور اس کی تلوار اور نرہ جنگ کے دن کامیابی ہے ،آسمان سے صدا آئی کہ اس کی اس تلوار مسلح بہادروں کے خون کے ساتھ سمندر میں تیرتی ہے ،جو تلوار خون کی ندیاں بہادےتی ہے اور کشتوں کے پشتے لگا دےتی ہے۔ وہ ندا یہ تھی کہ ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں ہے اور حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی بہادر نہیں ہے جو جنگ میں جتھوں کو شکست دینے والے ہیں۔ (۸)
کنیت:

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی جو کنیتیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں وہ یہ ہیں۔

ابوالحسن،ابوالحسین،ابوالسبطين،ابوالریحانتین وابوتراب (۹)

حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ۔حسن (ع) اور حسین (ع) نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں کبھی مجھے یا اباہ (اے ابا جان) کہہ کے نہیں پکارا بلکہ وہ ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا اباہ کہتے تھے جبکہ حسن (ع) مجھے یا اباالحسین، اور حسین (ع) مجھے یا اباالحسن کہہ کر پکا رتے تھے۔ (۱۰)
لقب :

حضرت کے القاب مندرجہ ذیل ہیں:

”امیر المؤمنین، یعسوب الدین والمسلمین، مبیرالشک والمشرکین ،قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین مولی المؤمنین شبیہ ہارون المرتضی نفس الرسول، اُخوہ رسول زوج البتول، سیف اللہ المسلول، اُبوالسبطين اُمیر البرہ، قاتل الفجرہ، قسیم الجنة والنار ، صاحب اللواء، سید العرب والعجم، وخاصف النعل کاشف الکرب ، الصدیق الاکبر، ابوالریحانتین ، ذوالقرنین ، الہادی ، الفاروق، الواعی، الشاہد، وباب المدینة و بیضة البلد، الولی ، والوصی ، وقاضی دین الرسول، و منجز وعدہ (۱۱)
نسب شریف:

حضرت علی علیہ السلام کے والد حضرت ابو طالب ہیں (جنکا نام عبد مناف بن قصی ہے) آپ عبدالمطلب (جن کا نام شبیہ ہے) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف بن قصی کے فرزند ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کا نام سب سے پہلے آپ (ع) کی والدہ نے اپنے والد اسد بن ہاشم کے نام پر حیدر رکھا تھا، اسد اور حیدر کے ایک ہی معنی ہیں پھر آپ کے والد نے آپ (ع) کا نام علی رکھا۔
حضرت ابوطالب (ع) کی والدہ کا نسب یہ ہے۔ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن محزوم۔ آپ حضرت رسول اکرم (ص) کے والد حضرت عبداللہ کی بھی مادر گرامی ہیں۔
حضرت علی علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہیں آپ ہی پہلی ہاشمیہ ہیں جن سے ایک ہاشمی پیدا ہوا۔

حضرت علی علیہ السلام اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ جعفر آپ سے ۱۰ سال بڑے تھے ، عقیل ، جعفر سے ۱۰ سال بڑے تھے اور طالب ، عقیل سے ۱۰ سال بڑے تھے، فاطمہ بنت اسد کی والدہ فاطمہ بنت ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی تھیں۔ (۱۲)

خوارزمی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے نسب کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں:

نسب المطہر بین اُنسَاب الوری کالشمس بین کواکب الانساب

والشمس ان طلعت فما من كوكب الا تغيب في نقاب حجاب

اس پاک و پا کیزہ ہستی کانسب تمام نسیوں میں ایسے ہے جیسے خورشید ستاروں کے درمیان طلوع ہوتا ہے تو تمام ستارے غائب ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ کہ سورج تارے کی کے پردے میں چلا جائے۔ (۱۳) حلیہ:

حضرت علی علیہ السلام کاقد میانہ تھا، آپ کی آنکھیں سیاہ اور بڑی تھیں آپ (ع) کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند خوبصورت تھا، پیٹ مناسب حد تک بڑا، سنے پر بال اور دوسرے اعضاء مضبوط اور مناسب تھے، آپ کی گردن چاندی کی صراحی کی مانند تھی اور آپ کے بال خفیف تھے۔ آپ کی ناک لمبی اور خوبصورت تھی آپ کے جوڑ شیر کی طرح مضبوط تھے اور جس پر بہت سے لوگ مل کر نہ قابو کر سکتے ہوں اسے آپ تنہا اپنے قبضہ میں کر لیتے اور وہ سانس تک نہ لے سکتا۔ (۱۴)

[۱] ارشاد شیخ مفید، ج ۱ ص ۵۔

[۲] بحار ج ۳۵ ص ۸۔

[۳] كشف الغمہ ج ۱ ص ۶۰۔

[۴] منتہی الامال ج ۱ ص ۲۸۳۔

[۵] كشف الغمہ ج ۱ ص ۶۰۔

[۶] مستدرک الصحيحین ج ۳ ص ۴۸۳۔

[۷] نور الابصار ص ۱۹۔

[۸] مناقب خوارزمی ص ۳۷، ۳۸۔

[۹] الحاج علی محمد علی دخیل کی کتاب آئمتنا ج ۱ ص ۳۱۔ خوارزمی نے مناقب میں آپ کی کنیت میں ابو محمد کا اضافہ کیا ہے۔

[۱۰] مناقب خوارزمی ص ۴۰۔

[۱۱] مناقب خوارزمی ص ۴۰۔

[۱۲] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۱۱-۱۲۔

[۱۳] مناقب خوارزمی ص ۴۸۔

[۱۴] نصر بن مزاحم کی کتاب، واقعہ صفین، ص ۲۳۳۔